20 جنوری 2014

لوک پال تقرر کون کر رہا ہے

جناب ارون جیٹلی

راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر

لوک پال اور لوک آیکت قانون کو 2013 میں منظور کر دیا گیا۔ اسے جنوری 2014 کے شروع میں صدر جمہوریہ کی منظوری مل گئی اور اسے نوٹی فائی کر دیا گیا۔ پرسونل اور ٹریننگ محکمہ نے لوک پال کے چیئر مین اور ممبران کے عہدے پر کرنے کے لیے ایک لمبا چوڑا اشتہار بھی دے ڈالا۔ اشتہار کے ساتھ درخواست فارم میں قانون اور اہلیت کی شرائط بھی دی گئیں۔

یہ عمل کس نے شروع کیا؟ سا شتہار کو دیکھ کر صاف ظاہر ہے کہ پرسنل اور تربیت کے محکمے نے اس پورے عمل کو شروع کیا ہے اور عہدوں کے لیے درخواست طلب کی ہے۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ذریعہ منظور شدہ قانون کا مطالعہ کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ محکمہ کو اس طرح کی درخواست طلب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

آئین کی دفعہ۴ لوک پال کے ممبران کے تقرر سے متعلق ہے۔ اس کے لیے ایک سلیکشن کمیٹی ہے جس میں وزیر اعظم، لوک سبھا اسپیکر، لوک سبھا میں حزب اختلاف لیڈر، چیف جسٹس آف انڈیا یا ان کے ذریعہ نامزد جج اور دیگر چار ممبران کے ذریعہ تقرر ایک قانون دان شامل ہوگا۔

حقیقت میں اب تک سلیکشن کمیٹی کے چار ارکان کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی ہے۔ پہلی مرتبہ ان چاروں ممبران کو میٹنگ کرکے پانچویں ممبر کے تقرر کے لیے ناموں پر غور کرنا ہوگا۔ پانچوں ممبران کے تقرر کے بعد سلیکشن کمیٹی لوک پال کے ممبران کا پینل تیار کرنے کے لیے ایک جانچ کمیٹی قائم کرے گی۔ جانچ کمیٹی میں کم از کم 7 ممبران ہونے چاہئیں جو مختلف شعبوں سے وابستہ ہوں گے۔ یہ جانچ کمیٹی چیئر مین اور لوک پال کے ممبران کے تقرر کے لیے قابل لوگوں کی تلاش کرے گی۔

دفعہ 4(4) میں کہا گیا ہے کہ سلیکشن کمیٹی لوک پال کے چیئر مین اور ممبران کا انتخاب کرنے کے لیے شفاف عمل اپنائے گی۔ جانچ کمیٹی کے ذریعہ سفارش کیے گئے لوگوں میں سے سلیکشن کمیٹی تقرر کے لیے لوگوں کی سفارش کرے گی۔ وہ اسے جانچ کمیٹی کے ذریعہ سفارش کیے گئے لوگوں کے بارے میں غور کرنے تک کا حق حاصل ہے۔ تقرر ہونے والے آٹھ افراد میں سے چار قانونی میدان کے لوگ ہونے چاہئیں۔ اس کے علاوہ چیئر مین ہندوستان کے چیف جسٹس یا ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ہو سکتے ہیں۔

ابھی یک سلیکشن کمیٹی قائم نہیں ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی جانچ کمیٹی بھی نہیں ہے۔ سلیکشن کمیٹی نے وہ عمل بھی تیار نہیں کیا ہے جس کے تحت وہ لوک پال کے ممبران اور چیئر مین کا تقرر کرے گی۔ اس طرح کے امتیازی عہدے کے لیے ہندوستان کے سابق چیف جسٹس یا سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس جیسے شخص فائز ہوگا۔ درخواست دینا ضروری نہیں ہوسکتا کیوں کہ انتخابی عمل بہت چھوٹا ہے۔ کسی بھی

جس تلنگانہ کی تشکیل ہونے سے لوگوں کی خواہشوں کی بھرپائی ہوتی وہ سیاسی بدنظمی کی وجہ سے تنازعہ میں پڑ گیا۔

ابھی بھی دیر نہیں ہوئی ہے۔ دونوں علاقوں کے مفاد کو پیش نظر رکھ کر بجلی، آبپاشی اور سیماندھرا کے لیے نئی راجدھانی کی ممکنہ تشکیل کے مسئلے پر انصاف کیا جانا چاہیے۔ ایک اچھا کام جس کا انتظام ٹھیک سے نہیں کیا گیا، حقوق کو نقصان پہونچا سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ضروری اقدامات کیے جائیں گے اور تلنگانہ نیا سویرا دیکھے گا۔